U 23198 12-12-08

Title - MASNAVI GUL-O-SANOBAR.

Creator - Meer Taqi Meer.

Publisher - Matba Mustafai (Lucknow).

Date - 1261 H

Pages - 48.

Subjects - Urdu Shayari - Masnaviyaat.
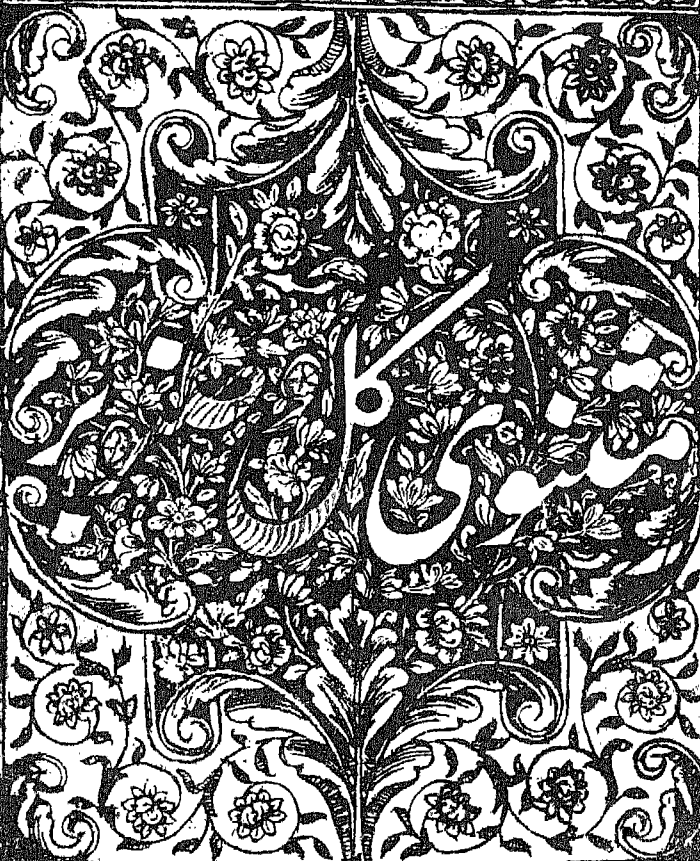
مثنوی گل صنوبر

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه
مثنوی گلزار
مطبع مصطفائی مصطفی کا طبع ہوا
دہلی ۱۲۶۲ لطف محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی مجھی کردی رنگین رقم — کہ گلریز معنی ہو شاخ قلم
کرون حمد کی بوستان پرنثار — گلستان فکرت کی تازہ بہار
شگفتہ کیا ہی بصد آب وتاب — چمن مین شجر کی گل آفتاب
رخ خوب سی حسن کو گل کیا — دل عشقبازون کو بلبل کیا
گل نسترن کو شگفتہ کیا — صنوبر کو آزادگی کی عطا
کیا حسن کو خلق بازیب وناز — دیا عشق کو کیا ہی سوز وگداز
شفیع خلایق نبی کو کیا — سپہر ہدایت کا شمس الضحی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بیان وصف اقدس کہان تک کرون — کہ ہین معجزات اوسکی حد سی فزون
کہون اوسپہ دل سی درود خدا — کہ ہون اوسکی مین آل اوپر فدا

در منقبت حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰة والسلام

علی ولی صاحب انس و جان ❊ بنا جسکی خاطر یہہ باغ جنان
امیر عرب حیدر نامدار ❊ کہ بخشی ہی نبی نے جسی ذوالفقار
وصی نبی شیر حق مرتضی ❊ کہ ایک حملہ مین فتح خیبر کیا
جو عیسی کی ساری کرامات ہی ❊ لب لعل کے اوسکی ایک بات ہی

در مدح حضرت سلطان زمان خلد اللہ ملکہ

سلیمان سریر و سکندر نشان ❊ زہی نائب مہدی شاہ جہان
فلک رتبہ شاہ ملائک نظر ❊ فلاطون بدانش فریدون بفر
نجوم فلک خیل درگاہ او ❊ سکندر سرافکندہ از جاہ او
اوسی رخ سے ہی زیب صدق و صفا ❊ جبین مطلع مہر نور خدا
منور وہ رخ نور حق سے تمام ❊ کہ خورشید ہی جسکا ادنی غلام
ہمایون وہ فرق مبارک کا تاج ❊ دیا جسکو خورشید نے بہی خراج
شجاعت مین شیر خدا کا ہی شیر ❊ ہوئی اوسکے حملہ سے جرات دلیر
نہ حاتم ہی ہمت مین ہرگز نظیر ❊ یہہ ہی بادشاہ اور وہ تہا فقیر
خدا نے جو سے پرورش کی نظر ❊ لکہا رزق عالم کف شاہ پر
عدالت درایت شجاعت سخا ❊ ان عنصر سے جسم مبارک بنا
سدا صرف معنی ہی اوسکا کلام ❊ بنا نطق عالی سے منطق تمام
کرین جس سخن کی وہ معنی بیان ❊ فصاحت سے پڑجا ہی بس اوسمین جان
فصاحت بلاغت مین ہو کیون نہ دہوم ❊ کہ ہین حفظ عالم کی بالکل علوم
سکندر شکوہ اور دارا حشم ❊ فلک مرتبت اور عطارد رقم

کرون کیا عمارت کا شہ کی بیان | کہ ہے رشک فردوس لا کہون مکان

وہ ہی قصر سلطان جسی صبح و شام | سہ و مہر کرتی ہین جہک کر سلام

کہون مثل اوسکی کہان ہی کہین | وہی بس ہی زیب زمان و زمین

وہ پردی درون مین جواہر نگار | لگی آکے دامن سی اوسکی بہار

مصقا لکی سنتیں یون خوشنما | کہ ہین ہین زیور کو جیون دلربا

وہ تصویرین خوش رنگ جہت پر کہچین | کرون اوسپہ قربان ارژنگ چین

ہوا اوخلد دعوی سے اپنی خجل | لکہی قاضی کن سے گویا سجل

ہوئی عین خوبی سی از بس عیان | وہ ہی چشم بد دور چشم جہان

مژہ اوسکی جہالر تلک سائبان | نگہ اوسمین مقیش کی ڈوریان

وہ تخت مرصع سراسر جہلک | سجا اوسمین جیون چشم مین مردمک

خدایا رہی چشم بد اوس سی دور | رہی اوسکی پتلی نپٹ تاری مین نور

وہ ہین شاہ عادل فلک بارگاہ | کری کار اکسیر جسکی نگاہ

جو ہوتی بزم مین شاہ عزت فزا | تو لوٹے پری سایہ پر جابجا

وہ بزم ایسی دلکش ہی حیرت سے بر | جہان ناچتی ہی زہرہ و مشتری

اوپر سی ملایک کہڑی باندہی صف | اور حور و پری رقص کر ہر طرف

لئی آفتابہ ہی وہان آفتاب | چلمچی ہی موہنہ دہو لینے کے ماہتاب

وہ جمشید کا جام فخر جہان | یہان سیکرون ویسی ہین بیکران

گلستان راحت آلہی ہے یہہ | کہ جنت ہی یا بزم شاہی ہی یہہ

سر مہر سی دیکہہ کر یہہ سما | فلک پر یہہ دیتی ہے زہرہ دعا

یہہ عشرت فزا بزم جم جم رہے | شہ رشک جمشید قایم رہے
بہار جوانی رہی جوش مین | رہی دلبر عیش آغوش مین
فلک پر رہی جب تلک مہر و ماہ | رہین شادمان تخت شاہی پہ شاہ
خدای جہان داور کارساز | کرے ہمدم عمر اقدس دراز
لکھون مین بہی اب شہ کو دیگر دعا | کہ اسوقت مین در اجابت کی وا
رہی رایت شاہ خورشید اثر | سدا زینت دست فتح و ظفر
ہمیشہ رہی چشم حاسد کی کور | رہین سارے دشمن ہم آغوش گور
الٰہی رہی جب تلک آسمان | رہین تخت شاہی پہ شہ شادمان

در مدح صاحب عالم کیوان جاہ میرزا محمد حسن جان بہادر

رہی صاحب عالم عالی نشان | بنصرت قرین با ظفر ہمرکاب
کرون کیا سخاوت کا اوسکی بیان | غنی فیض سے جسکی ہے سب جہان
جو حاتم ہے جعفر ہے معن و نظام | ہوئی اوسکی ہمت کی ہے سب غلام
نہ ہو کسطرح رشک نوشیروان | کہ ہیگا وہ فرزند شاہ جہان
رہی جب تلک یہہ زمین و زمان | رہی مہربان اونپہ شاہ جہان
رہی سایہ رافت شاہ مین | اور شاہ جہان حفظ اللہ مین
ہمیشہ رہی دل کے حاصل مراد | رہین شادمان شہ کی سب خانہ زاد

آغاز داستان شہزادہ گل و دوچار شدن از صنوبر پری

ہوئی نغمہ زن عندلیب قلم | کرون داستان ایک رنگین رقم
یمن مین تہا اک شاہ عالی مقام | فریدون حشم شاہ عنقا بنام

عجب نوجوان اوسکی تہا اک پسر — سہی قد پری چہرہ رشکِ قمر
مرادون کی ہنگامہ دلفریب — سن و سال سولہ برس کی قریب
بلاخیز بالا بہت نازنین — کہ جسکی بلائین قیامت نی لین
وہ جعدِ معنبر سیہ مثل مار — دلِ عشاق کا جسکا ادنی شکار
قزلباش غمزہ و ترکِ نگاہ — ہیہ سب خانہ زادانِ چشمِ سیاہ
وہ جوشِ جوانی عجب دلربا — وہ ابھرا ہوا سینہ دلکش ادا
کہون کیا وہ اوسکی لبِ لعل فام — ہوئی جمع یکجا یہ خوبی تمام
صفائی وہ دانتون کی آئی نظر — کہ درِ درج یاقوت سلکِ گہر
جوانی کی چہرہ پہ چہائی بہار — وہ عارض کہ گلزار کیجی نثار
وہ چاہِ ذقن مہوشِ خوبرو — کری چاہ نخشب کو بے آبرو
لب برگ سی گل جو جوبن وہ ہاتھ — جہان بستہ ہو جائین بوسونکی ساتھ
نزاکت کمر کی لکہون اوسکی کیا — کہ تحریر جونسی ہین لچکا لگا
دئی سر پہ یکتاج رشکِ قمر — کہ سیراب ہو جیسی باغِ نظر
سجی تن پہ ایک ایسی شاہی قبا — کہ استر لگا حلّہ نور کا
وہ ہیرا کا تکمہ فروزان کمال — گریبان مین گنٹہا لگا جون ہلال
وہ گوئی گریبان خورشید ہے — وہ گنٹہا ہلالِ مہِ عید ہے
جواہر ہر ایک عضو پر خوشنما — بدن پر چمن حسن کا کہل اٹہا
جدہر ہو نکلتا تہا وہ ماہ وش — اودہر خلق گرتی تہی کہا کہا کی غش
شب چاردہ چاندنی سی کہلی — لگی اوسکی دلکو نہایت بہلی

ہوا صحن پر ماہ کا یون ظہور ۔ بہا ہر طرف جیسے دریا ہی نور
خوشی دلمین خاطر مین از بس فراغ ۔ ذرہ سیر کرنی چلا سوی باغ
چلا نازسے ایسی وہ خوش چلن ۔ دکھاتا ہوا اپنی تن سے پھبن
خواصین عصا لی مرصع تمام ۔ چلین آگی کرتی ہوئی اہتمام
کیا اوس روش سے چمن پر گذر ۔ گلستان مین جس طرح باد سحر
سجا گل و بوٹے سے ایسا وہ باغ ۔ کہ لالے سے ہی جسکی جنت کو داغ
سہانا تھا صحن اور پھولی چمن ۔ درختون پہ تہین بلبلین نغمہ زن
کھلی نرگس و لالہ و نسترن + ۔ چنبلی اور جوہی چمن کے چمن
بگرد چمن نہر آب روان ۔ شدہ جدول صفحۂ کہکشان
روش پر پلنگ ایک مرصع بچھا ۔ ہوا جلوہ گر اوسپہ وہ دلربا
معطر تہی وہان ایسی ٹہنڈی ہوا ۔ کہ جہٹ غنچۂ دل کو دیتی کھلا
گل و نسترن کی وہ بو باس سونگھ ۔ گیا سر کو تکیہ پر رکھ کر کی اونگھ
ہوا وہان جہان گل تہا یہہ جلوہ گر ۔ قضارا صنوبر پری کا گذر +
نثار اوسکی عالم پہ سو دل سے ہو ۔ اوتارا پری سے وہین تخت کو
بہت سانس کا رکھ کی سینہ مین پاس ۔ دبی پاؤن آئی وہ اوس گل کی پاس
نشہ سے مئی عشق کے جھوم جھوم ۔ لیا گل سے موہنہ کو کئی بار چوم
نشے سے وہ بو سونگی گھبرا گئی ۔ کہ معجون سے عشق کی کھا گئی
تماشا اوس پری نی وہ گل سے کیا ۔ تو گھبرا کی انگڑائی لیکر اوٹھا
وہ سب انکھین بہری ہوئی بال مین ۔ غزال ختن جو پہرین جال مین

ہوا کچھ جو بیدار وہ مست خواب
وہ چہرے کا عالم بھبوکی کا رنگ
جواہر کی ویسی ہے بازو پہ تپ
بدن بیچ بھرا سب جوانی کا رس
بلا جیب غضب ناز چشم سیاہ
و نک چہرہ پیساری خورشید کی
دہن غنچہ ساں اور لب برگ گل
وہ گیسو ازنسا رہی جو اسیر نگاہ
مغرق چلا جیل کی اک اوڑھنی
اور اوس اوڑھنی پہ جنت کی چمک
تجلی وہ انگیا نزاکت کا کام
کہوں کیا کنوپر کی اوسکی پھبن
وہ پائجامہ تک چین کا بیبدل
وہ شلوار بند اوسکا آویزہ دل
کہاں تک کروں حسن اوسکا بیان
پری دیکھ کر گل ہوئے دلمین شاد
اوٹھی آنکھ سے آنکھ مستانہ وار
محبت کی ہیں گرم بازاریاں
نگاہونی سودائی دیوانے لگے

یہ دیکھا کہ بالین پہ ہی ماہتاب
جسے دیکھ ہو جاے خورشید دنگ
وہ براق سا چہرہ رشک قمر
سن و سال پوچھو تو چودہ برس
نشیلی سی چتون رسیلی نگاہ
بیاض گلو صبح امید کی
دو چشم سیہ مست جیون جام مل
کھلی تن پہ جیسی چمن پر بہار
کہ تاپے شفق سی ہی گویا سنے
فلک پر ثنا یان سو جیسی دہنک
مہ و مہر ادنی ہین جسکی غلام
لگی گرد خورشید کی سی کرن
کہ جسسے جاوے نظر بھی پھسل
بنا جسکے جنبش سی دل کو قرار
ثنا و صفت مین ہی عاجز زبان
کہا میری گھر بیٹھے آئے مراد
دل و جان ہوے سینہ مین بیقرار
لگائی ہنسائی نہ دلمین دکان
دیا دونون نی دل پہ بیچا لگے

اثر عشق نے گل کے دل میں کیا
عجب حسن ہی اور عجب ناز ہے
کرم آپ نی اپنا مجھ پر کیا
کہا ہنس کے ایک بھولی انداز سی
بہت آپ ہیں کرم شیرین کلام
کہا تھا اب تک تو گل میرا نام
ہوئیں باتیں جب اس طرح چاؤ کی
حیا نی کیا درمیان سی کنار
ملی چھاتی سی چھاتی اور لب سی لب
لب و چشم و سینہ پھڑکنی لگے
صفا سی بدن نی کیا اس پہ گل
غرض سی ہوئی ایسی بوسون کی مست
صنوبر کا عالم دو بالا ہوا
وہ یون مست عشرت تھی باہمدگر
گئی کھل جو اتنی میں چشم فلک
ہوئی نوجگر نسترن شاخ سے
ہوئی چشم گل اشک شبنم سی نم
بہی کو زمین اپنی ماتھا [illegible]
کہ ناچار اس وقت باقی ہون میں

سنبل نازکی ساتھ ہونٹی کہا
نہیں ناز بالکل یہ اچھا نہیں
مہر فرما سی آپ کا نام کیا
کہ کہتی ہیں شاید صنوبر مجھے
ذرا ہم سنیں آپ کا بھی تو نام
مگر اب سی قمری ہون تیرا غلام
ہوس نے دلون میں بھی کچھ راہ کی
لگی ہونی آپس میں بوس و کنار
خوشی سی پھڑکنی لگے عضو سب
نزاکت سی سینے دھڑکنی لگے
سر گل و سرو صنوبر پہ گل
کہ ہون جیسی مدہوش بادۂ الست
گل ناز پروردہ لالہ ہوا
لگی اس چمن پر فلک کی نظر
ہوئی صبح باہم سی کچھ کچھ لگے
[illegible]
لگی پھٹنی چھاتی سی گلے زخم
اوٹھی جھاڑ دامن کہا آہ کر
تجی گا تو پھر شب کو آتی ہون میں

تمہین جاتی ہون اپنی دل کو دیئے ۔ ذرا اسکی رہنا خبر تم لیئے

کہا گل نے پہر اشک ای میری جان ۔ مجہی چہوڑ جاتی ہو بسمل کہان

کرو حال پر میری کچہہ تم نظر ۔ کیا عشق نے میرا ٹکڑی جگر

پری دلمین گہبرائی سنکی یہ آہ ۔ لگی کہنی گل سی کہ ای رشک ماہ

مین ویسی اگر ہو سکی تجہپر نثار ۔ کرون کیا کہ میرا نہین اختیار

یہہ کہہ بیٹہہ کر تخت اوپر چلی ۔ لگی گل کو ہونی بہت بیکلی

گرا بس یہہ کمہلا کی اوس حال سی ۔ خزان مین گرین پہول جیون ڈال سی

روانہ ہوا پر ہوا تخت اودہر ۔ لگا کہینچنی دل پری کا ادہر

اوڑا یا سہی تخت پر حال تنگ ۔ اوڑا چہرہ سی وہ جوانی کا رنگ

جگر مین غم انکہون مین نم دلمین درد ۔ لب نازنین پر فقط آہ سرد

نزاکت سی جو کر نہ سکتی تہی ناز ۔ اوٹہانی پڑی اوسکو سوز و گداز

خبر دادن شمشاد نامی پری زاد مادر صنوبر را بر عشق گل و صنوبر و مبتلا شدن صنوبر بقید پرستان

بہنی عشق سی تہی پری در غضب ۔ ہوا اور تسپر غضب در غضب

کہ شمشاد نامی پری زاد تہا ۔ پری سی تہی کی اوسنی کچہہ التجا

نہ مانا پری نی جو اوسکا کہا ۔ یہی بغض تہا اوسکی دلمین بہرا

ہوا ناگہان اوسکا اودہر گذر ۔ صنوبر اور گل کو بہم دیکہکر

زبس آتش رشک سی ہو کباب ۔ گیا گہر صنوبر کی دوڑا شتاب

صنوبر کی مان سی وہ سب ماجرا ۔ جو دیکہا تہا اوسنی بعینہ کہا

یہہ سُن اوسنی غصّی سی گردن ہلا
ذرا آو ہی تو پاس میری سہی
وہ بیٹھی تہی غصّی سی غم مین بہری
بہری اشک آنکہون مین چہرہ اوداس
نہ رنگت وہ باقی رہی اور نہ نور
وہ ملکجی پشواز سر کی سی چین
کہا پیس کی دانت ابرو کو تان
بہلا تو نی کم بخت جا جا کی باغ
صنوبر گئی کانپ ہو سہمگین
غرض ہوگئی غصّی سی چین بر جبین
جدائی کا غم دلمین تہا بس بہرا
غم ہجر سی جی نکلنے لگا
وہی رشک خورشید تصویر یار
کہا قید کا کچہہ نہین غم مجہی
خدا جانی کیا حال اوسکا ہوا
مین لونڈی ہون اوسکی ہمیشہ کو گر
صنوبر کی اس حال پر رحم کر

کہا لو سنو یہہ بنا گل کہلا
بنائی ہون کیسا ہی اچہی سبہی
کہ بس وون ہی پہونچی صنوبر پہ یہہ
پراگندہ ہجران سی ہوش و حواس
ہوا چہرہ پر عشق کا سا ظہور
ہوا دیکہہ کی اوسکی ماکو یقین
اری آج ابتک رہی تو کہان
لگایا یہہ بس میری عزت مین داغ
کہ وہ تہی نزاکت بہری نازنین
صنوبر سی ہانی لیا تخت چہین
یہہ روتیکا گویا دلاسا ملا
جگر خون مژہ پر آو بلنی لگا ٭
ہوئی مردم دیدہ اشکبار
مگر چہوڑ آئی تہی غش مین اوسی
کہ وہ مجہہ سی جان و دل سی فدا
میری گل سی لادیوی کوئی خبر
دلا تو ہی لی چلکی گل سی خبر

بیہوش آمدن گل از حالت عشق و بیتاب شدن در ہجر جگر دوز و دردِ فراق جانسوزِ صنوبر

ٹیکنی لگا کا سر دہر پر
خواصین اوٹہین اپنی موہنہ ہاتھہ دہو
کوئی آفتابہ لئی لعل کا
کوئی ماہ رو آئینہ ہاتھہ مین
وہ یون گل کی سب گرد آئین نظر
یہہ دیکھا کہ گل ہی زمین پر پڑا
ہوا تنگ یکبار گی سب کا دل
چھڑکنی لگی کوئی موہنہ پر گلاب
کوئی نازنین پنکھی جھلنی لگی
کراہتی مین گل آیا کچھہ ہوش مین
گیا بادہ شوق کی دل مین جوش
نظر جب اوجالا سا آنی لگا
سمجھا کیا محبت کی سینہ مین دھوم
غم و درد ہو ہو کی سینہ مین سر
گئی دل کی سب بھول فرزانگی
ہوا اوسکو دشوار دل تھامنا
غم ہجر سی بس تڑپتا ہوا
دئی پر دئی چھوڑا جیکہٹ مین جا
کبھی ہو گئی ہجر ان سی بیکل کمال

قرنبیق حورسی گلاب سحر
ہر ایک اپنی عہدہ پہ ہوشیار ہو
چلمچی چیڑا و کوئی دلربا
چلی سب لیکی کشتی پوشاک کی ساتھہ مین
ستارون کا جھرمٹ جیون ماہ ہو
نہ وہ حسن چہرہ کا باقی رہا
لگین کرنی تدبیرین آپس مین مل
کوئی لخلخہ کی لائی شتاب
کوئی عطر تلوونکی ملنی لگی
نہ پایا پری کو جو آغوش مین
پراگندہ ہونی لگی جان و ہوش
اندھیرا سا آنکھون مین چھانی لگا
ہوا دل پہ فوج الم کا ہجوم
دکھانی لگی اپنا اپنا اثر
ہوا سینہ دیوان دیوانگی
کبھی توڑا موت کا سامنا
وہ ناچار بارہ دری تک گیا
رہا لیٹ موہنہ ڈھانپ رونی لگا
تڑپتا تھا بستر پہ بسمل مثال

کبھی شدتِ غم سی ہو نیم جان
لگی کان آواز گھڑیال پر
کبھی گرمیِ غم سی جاتا تہا کانپ
تبِ ہجر سی شمع سان دل مین سوز
کبھی دوڑ دوڑ اوٹھہ کی چلنی لگی راہ
کٹا روزِ شامت ہوئی جب کہ شام
ہوئی عشق سی حسن مین سب ہی نمود
اوسی زلفِ شبرنگ کا دہیان تہا
ہوا شعلہ خیز اوسکا ہر موی تن
بندہا تہا جو فرقت مین رونی کا تار
ادا او کرشمہ اور انداز و ناز
جنون کو کہان اوس سی ہو ہمسری
سرِ شام اوسجا ہوا جلوہ گر
روش پر وہ فرشِ سراسر نگار
وو روپہ جواہر کی ہر دنگیان
جہنی آگی ایک ڈالیونکی قطار
ہوا آکی مسند پہ گل جلوہ گر
وہ کیفیتِ باغ و سارِ بہار
مہو یا سی گر یار حوری سرشت

وہ رو رو کی کرتا تہا آہ و فغان
گہڑی چین فرقت کی پیشِ نظر
کبھی رونی لگتا تہا مونہہ ڈہانپ
کٹی ہای شامت بہرا کب یہہ روز
کہ کیتنا رہا دن یہہ کرتا نگاہ
کی آرایشِ عاشقانہ تمام
بجای مسی لب پہ آہون کا دود
یہی سرمہ چشم فتان تہا
بنا بس یہہ زرتار کا پیرہن
گلی مین ہوا بس یہہ موتی کا ہار
ہوئی حیرت و آہ و سوز و گداز
کہ ہو شیشہ دل مین جیسکی پری
کہ جیسجا ملی تہی وہ رشکِ قمر
کہ ہی اطلسِ چرخ جس پر نثار
بہرین حسن کی جسمین تیر کمان
بہری اوسمین نارنج و سیب و انار
ایک انداز سی گہٹنی تکیہ پہ دہر
نظر گل کی آنکہون مین تہی مثلِ خار
تو دوزخ سی کچھہ کم نہین ہی بہشت

تہری تہی زبس دلہن شب کی بہار
صنوبر کا کرنے لگا انتظار

غم و درد اگر ہوئی اوسکی یار
کیا بیقراری نی دل مین قرار

کبہی بیٹھ جاتا ٹہلتا کبہی
مگر دل نہ اوسکا بہلتا کبہی

نہ جہپکی ذرہ بہی پلک سی پلک
بندہی ٹکٹکی اوسکی سوی فلک

نہ آئی پری اورگیا وقت ٹل
چلا گل کا سینی سی دم سا نکل

کبہی ہوکی بیتاب بہرنے لگا
کبہی اشک سان غمسی گرنی لگا

اوٹہا اتنی مین ابر پرزور و شور
کیا ابر غم نی ادہر دل مین زور

اودہر بس ہوا سرد چلنی لگے
ادہر سانس ٹہنڈی نکلنی لگے

تڑپنی لگے برق رخشان وہان
چمکنی لگے آہ سوزان یہان

گرجتی تہی بادل سیہ مست اودہر
بہت شور کرتی تہی نالی ادہر

کیا بندہ برسنی کا وہان جبکہ تار
ادہر دیدۂ غم ہوئی اشکبار

برستی برستی جو کچہہ تہم گیا
تو بس غوطہ مین میہ بہی ایکدم گیا

روان آنسوونکا جو دریا ہوا
حباب یون سی اوسکی یہہ دیدہ بہی وا

کیا تب سحر نے گریبان کو چاک
ہوئی یاس گل کو گرا درد پاک

سحر دیکہہ کر ہوگیا رنگ فق
جگر بہی ہوا جوش کہا کہا کی شق

کیا تاب و طاقت نی دلپر خطاب
دیا خواب و خورنی بہی اوسکو جواب

کٹی انتظاری مین دس پانچ روز
نہ آئی پری تب بڑہا دل کا سوز

لگی عشق کی دل مین اوٹہنی ترنگ
دکہائی محبت نی کچہہ اور رنگ

جو پینی کو پانی کسی نے کہا
لہو کا سا بس گہونٹ پی رہگیا +

سدا خون دل اپنا پینا اوسی
غم و درد کہا کہا کی جینا اوسی

جو بولا کوئی پہیر موہہ کو لیا
جو چہیڑا کسی نی بہت رو دیا

نہ کہانی نہ پینی نہ سونی سی کام
شب و روز بس اوسکو رونی سی کام

فصد نمودن گل بمشورۂ طبیبان

پدر دیکہہ بیٹی کا اپنی یہہ حال
ہوا اس تفکر سی غمگین کمال

اسی رنج سی ہو کی اندوہگین
گئی جبہہ دانا ہی روہی زمین

طبیبون سی لی تب نبض گل دیکہہ کر
کیا مشورہ سب نی زل فصد پر

بلایا سلیقی سی فصّاد کو
دیا حکم سب نی کہ ہان فصد لو

بندہا بازو پر فیتہ زر لفت کا
کہ جون شاخ گلبن سی لپٹی ہی مار

رگ گل پہ جب اوسنی نشتر دیا
رواں اوس سی فوّارہ خون ہوا

رگ عشق نی تب کیا دلمین جوش
ہوا اوسکو معلوم وہ نیش نوش

کہا گل نی فصّاد دی مرحبا
قسم ہی تجہی سر کی بہر خدا

کئی دمبدم یون ہی نشتر لگا
کہ ہی اسمین نوک مژہ کا مزا

صنوبر کی مژگان کی ارمان مین
یہی کاوشین ہین رگ جان مین

بیقرار شدن گل و فہمائیدن دل

شب ہجر نی بہر دیا گل کو داغ
کیا عشق نی دلمین روشن چراغ

شب ہجر سی جی نکلنی لگا
تف غم سی جون شمع جلنی لگا

جو زلف معنبر کا دہیان آگیا
لگا لوٹنی سینہ پر سانپ سا

جو یاد آئی جلوی کی اوسکی جہلک
گئی برق حیرت کی دل مین چمک

بہت حال جب غم سے ابتر ہوا — یہہ رو رو کی تب دلنی گل سیے کہا

کہ ہی عشق مین نہ برلدیے مراد — فراموشی از خود ہیہہ ہی اسکی یاد

آور آوارگی اسکی سیدہی ہی راہ — بس آبادی اسمین ہی ہونا تباہ

زلیخا و مجنون نل و کوہ کن — پہری سب یہہ دیوانی بن بن کی بن

ہوئی دشت غربت مین جب وہ غریب — ہوا تب کہین وصل اونکو نصیب

اگر مر رہی دشت مین ہو روان — کہ رونا فقط ہیگا کار زنان

روانہ شدن گل بجانب صحرا و گرفتار شدن پدر و ما در در بلا

یہہ سن دلسی بس گل اوٹہا یک بیک — گریبان کو کر چاک دامان تلک

ہوا اوٹہہ کی یکبار کی یون دوان — کہ جیون طفل اشک آنکہہ سی ہو روان

نکلنی کی گل کی ہوئی جب کہ دہوم — کیا سب نی آ گرد اوسکی ہجوم

وزیرون نی اسواسطی تا ہو ڈر — دہری گل کی زنجیر پیش نظر

کہا گل نی کیا اسمین تاخیر ہی — اگر قید کی میری تدبیر ہی

تمہاری نہین اسمین تقصیر ہی — یہہ زنجیر قسمت کی تحریر ہی

یہہ سن باپ نی غمسی نعرہ کیا — لگا گل کو سینہ سی رو رو کہا

کرون جیتی جی اپنی جو تجہکو قید — مجہی اپنی جینی کی کب ہی امید

جو پہونچی محل مین یہہ پر غم خبر — خواصین لگین چاک کرنی جگر

کوئی اپنی دانتون مین اونگلی دبا — لگی کہنی ہی ہی غضب کیا ہوا

کوئی باولی بنکی پہرنی لگی — کنوئی مین کوئی جاکی گرنی لگی

عجب ما کی اس غمسی حالت ہوئی — گری یون زمین پر کہ گویا موئی

ہی یک نازبو گل کے چہوتی بہن
سمن بو تہی چہرہ رشکِ چمن

لگی کہنی ای لوگو دیکہو ذرا
میرا چاند سا گل کہیں مر گیا

میرا بہائی تو ہی بہت نازنین
قدم بہر بہی چلنی کے طاقت نہین

نہین گرمی گل کیے ہی اوسکو تاب
وہ اورہا ہی یہہ گرمیِ آفتاب

کبہی دَوڑ دَوڑ اوٹہہ کی کرتی تہی آہ
لگی گرنی غش کہا بحالِ تباہ

لگی کرنی ماتم زبس مرد و زن
غم آیا دکہر ہوا وہ یمن

قیامت سی اوسوقت برپا ہوئے
زمین اشک سی وہان کی دریا ہوئے

غرض گل کی پیچہی روان کہیان
تحیر کنان اور آہ و فغان

جہان کا رہا اوسکی پیچہی ہجوم
اسی طور سی تا بسرحدِ روم

غرض آئی تا پوسن ہو شب کی
پہری آہ و زاری کنان تا حلب

صحرا نوردی گل در فراق صنوبر

پہر اوٹہا زبس گل کی سر مین جنون
چلا ہوکے تنہا بحالِ زبون

نہ مونس کوئی اور نہ ہمدم رہا
فقط ایک غم اوسکا ہمدم رہا

قدم سر قدم غش بلا کو گہس
دِلون سے کے وہ وسوسین وہ راتون کی اوس

چُبہی پاون مین جب بیابان خار
کہا دِل سی یہہ ہی جنون کے بہار

کبہی ہوکے مشغول سوئے خدا
یہہ کرتا دعا تہا ایسہ الٰہا

لکہی ہی جو مین گر ہو میرے اجل
تو اتنا ہوا ای خدا ای عز و جل

میری خاک سی جو اوٹہی ایک غبار
گذرگاہِ جانان پہ ہووے نثار

صبا سان کوئی دم وہ ٹہیرا نہین
ہوا دِن کہین تو ہوئی شب کہین

نہ ٹہیرا کہین ایک دم بہر ذرا — مگر کوئی دم جب کہ غش آگیا
نہ تہی ایسی جنگل سے کوئی بلا — کہ اوسمین ہوا گل نہین مبتلا
کہین آگ کی گرم افغان کیا — کہین آہ کی سینہ سوزان کیا
کہین بارہی بارش کی حیران ہوا — کہین ابر سی غم کی گریان ہوا
کہین بادِ صرصر کی ویران کیا — ہوائی کہین دل پریشان کیا
رہا ہو نہین ایک دشت گرد — اوٹہائی جہانکی بہت گرم و سرد

افتادن گل بزیر سایہ درخت از غایت نقاہت وشدت ہجران وشنیدن بیتابی صنوبر از زبانی طوطی

گذر ایکدن ایسی ہمین ہوا — کہ دس دن نہ دانا نہ پانی ملا
غم وضعف سی ہو بہت ناتوان — گرا ایک شجر کی تلی سایہ سان
تہی طوطی و مینا کسی شاخ پر — تہی جس شجر کی تہا گل جلوہ گر
رہی جبکہ کچہہ باقی تہوڑی سی رات — کہی جب یہہ مینا نے طوطی سی بات
نہین کرتی ہم آج ذکرِ خدا — کہو تو اوداسی کا موجب ہی کیا
کہا کچہہ نہ پوچہو اوداسیکا حال — کہ اسکی کہانی ہی پرغم کمال
کیا جب کہ مینا نی اصرار سا — تو طوطی نے رو رو یہہ قصہ کہا
کہ مین آج وانی کے ارمان مین — گئی سیر کرنی پرستان مین
وہان ایک دیوار پر بیٹہی جا — نظر آیا مجکو عجب ماجرا
تر و تازہ اکباغ ہی سر بسر — کہ سیراب ہو جس سی باغِ نظر
شگفتہ گل و لالہ سی سب چمن — چنبیلی کہین اور کہین نسترن

ادہر

روش پر کہڑی نخل سب بانبہی صف
تر و تازہ گلبرگ سیراب سب
کہلی پہول یون ڈالیون مین تمام
ہر ایک نہر مین آب جوئین روان
ہزارون وہان بلبلین نغمہ ریز
اور اوس بوستان مین بصد دلگیز
کہڑی تہی ڈالی ایک انداز سی
بہار جوانی عجب دلربا *
بہرا حسن کا اوسکی سب تن نور
کسی کے تصور مین تصویر سے
قلق جی مین لب پر فغان دلمین غم
بلا اوسکے چہرہ پہ بکہری سی بال
جبین پر جما مثل افشان غبار
جہان بستہ وہ ہاتہ تہی سر بسر
سسی سا وہ آہون کا لب پر دہوان
اور ایک اوڑہنی تہی جیسی دوش پر
لگی گرد یون اوسکی ساری کرن
وہ یون کرتی حالی کے آنی نظر
بنا حال ہا جامہ پر خوشنما

نسیم سحر جلوہ گر ہر طرف
کہ ہون جیسی معشوق کی لعل لب
کہ ہو دست محبوب مین جیسی جلم
روش غیرت سینۂ شاہدان
بصوت خروش و نعرۂ عشق خیز
کہڑی سایہ نخل مین ایک پری
کمر کو جہکا ئی ہوئی ناز سے
وہ اوبہرا ہوا سینہ دلکش ادا
مگر چہرہ پر عشق کا سا ظہور
کہڑی تہی وہ غمدیدہ دلگیر سی
سراپا بنی شکل رنج و الم *
پریشان سراہون کا ہو جیسی حال
کہا چشم مین سرمۂ انتظار
کہ پونچہا تہا آنکہون سے خون جگر
ز خون جگر سر بسر رنگ پان
رنگی رنگ مین عشق کی سر بسر
کہ مژگان خون ریز کی جیون ہتہن
مشبک ہو عاشق کا جیسے جگر
کہ جون آنکہین حیران کی ہوین وا

سموم غم ہجر سی سب بدن ۔ ہوا ہی خزان دیدہ جیسی چمن
نہ کہاتی ہے سدہ اور نہ پینی سی کام ۔ زبان پر ہی اوسکی فقط گل کا نام
غم ہجر سی کر فلک پر نگاہ ۔ یہہ کہتی تہی وہ نازنین کرکی آہ
نہیں قیدکا اپنی کچھہ مجکو غم ۔ مجھی گل کی ہے زلف دوتا کی قسم
میرا ہجر مین جا ہی سب جی یار ہی ۔ وہ گل چشم بد دور جیتا رہی
کبھی سوز سی دل کی ہو دردمند ۔ یہہ رو رو کی پڑہتی تہی سودی مین بند
کرون حال دل ہا ہی کیونکر رقم ۔ جلی سوز غم سی زبان قلم
ترقی پہ ہی سوز دل دمبدم ۔ بنی ہون مین شمع شبستان غم
جو ہو جا ہی دل جلکی سینہ مین اگ ۔ الہی سے لگے ایسی جینی مین اگ
اید ہر عشق سے ہوگی آتش فشان ۔ جلاہی میری شمع سان استخوان
ہر ایک مو سی شعلہ نمایان کیا ۔ میری کوشش سر وچراغان کیا
جلا شعلہ غم سی دل سربسر ۔ نہین صورت زیست آتی نظر
ٹپکتی ہین انکہونسی لخت جگر ۔ گریبان و دامن ہوا تر بتر
ہوا چرخ زن یون دل بیقرار ۔ چہٹی جسطرح چرخی رنگدار
جلا کرتے ہون سوز غم سی شرر ۔ جلی جیسی کاغذ کی پتلی کہڑی ہی
ترقی پہ ہی سوز غم ہر گھڑی ۔ ہوئی آہ نکلی او نگلی میری پہلجہڑی
مژہ گل فشان اشک خوناب سی ۔ شرر جیون ٹپکتی ہین مہتاب سی
لگا عشق آرام دل لوٹنے ۔ لگا ہاتھہ پاؤن سی دم چھوٹنے
ہوائی سی اوڑتی تہی چہرے پہ آہ ۔ غم سوز دل سی جدا سی تباہ

یہہ رہ پر وہ روتی تھی زار و نزار / غم گل سے کرتی تھی ہوتی نثار
یہہ اوسکی جوانی اور جوبن کی دن / وہ یون تڑپی افسوس معشوق بن
خدا جانی مینا وہ گل کون ہے / کہ جسکے محبت کی یہہ لون ہے
یہہ حسن و جوانی گئی اپنا بھول / کیا دل پہ اپنی یہہ صدمہ قبول
سنی جبکہ مینا نے یہہ داستان / لگی کہنی یون کرکے آہ و فغان
کہین گل کا بھی حال ہوگا تباہ / کہ کہتی ہین یون دل کو ہی دلسی راہ
جو لیلی نی لی فصد اپنی وہان / ہوا رگسی مجنون کی وہان خون روان
جو ٹلی سی فرہاد نی جی دیا / تو شیرین نی مرنا گوارا کیا
ہوئی جو زلیخا کو غم جاہ مین / اوٹھا ہی وہ یوسف نی بھی چاہ مین
یہہ پروانی کے سوز کا ہے اثر / جلا کرتی ہی شمع بھی تا سحر
بھلا طوطی ایسی کوئی بات ہو / پری اور گل کے ملاقات ہو
کہ اتنی مین صیاد خود سے تمام / بچھایا کرن سے فلک پر جو دام
زن ایک دام رکھی ہوئی دوش پہ / جو طوطی و مینا کو آئے نظر
وہ اوس زن کو دشمن سمجھہ جلد تر / گئی دونو اوسجا سی پرواز کر
اودہر اور گئی طوطی خوش بیان / لگی اوڑنی غم سی ادہر گل کے جان
رہی گلکی بس دلکی دل ہی مین بات / دکھائی فلک نی عجب واردات
اسی رنج سی ہوکی غمگین کمال / تڑپنی لگا مرغ بسمل مثال
لگا کرنی حسرت سی آہ و فغان / خفا زندگی سی ہوئی اوسکی جان
روانہ ہوا وہان سی وہ گلعذار / تاسف سی روتا ہوا زار زار

رسیدن گل بر کنار دریای ناپیدا کنار و دوچار شدن بحضرت خضر علیہ السلام

یہہ دیکھا کہ ہی ایک دریا روان — بجز موج ہرگز نہ کشتی وہان

اوسی دیکھہ یونس کی خشک روح — رہی موج مین اوسکی طوفان نوح

نظر آیا جب ایک بحر عمیق — ہوا بحر فکرت مین تب گل غریق

نظر آیا درویش ایک خرقہ پوش — عصا ہاتہہ مین سبز جا دربدوش

عیان چہرہ سی سب عبادت کا نور — کیا خضر نی آپ اوسپی ظہور

کہا دیکھہ درویش کو باطرب — کہ مطلب کا گوہر لگا ہاتہہ اب

کہا سامنی جا بعجز تمام — کہ ای پیر فرخ علیک السلام

مین ایک مرد عاجز گنہگار ہون — کہ دام جنون مین گرفتار ہون

میری حق مین اب کچہہ دعا کیجئی — مجہی پار بہر خدا کیجئی

یہہ سن اوس سی تب خضر نی رحم کہا — پکڑ ہاتہہ پار اکدم مین کیا

وہ لرزان تب غم سی جیون آفتاب — چلا سوی مغرب وہان سی شتاب

چلا جب وہان سی وہ دس کوس راہ — پڑی ایک عمارت پہ اوسکو نگاہ

اوٹہا کی قدم آیا جب اوسکی پاس — یہ دیکھا عمارت ہی گردون اساس

جڑاؤ ہین دیوارین اوسکی بنا — زمرد کا خوشرنگ پہاٹک لگا

جوان نی مکان دیکھہ کر دلپسند — جو چاہا چلون آگی در پایا بند

لگا کرنی حسرت سی آہ و فغان — گرا آہی دیوار مین سایہ سان

ہوا ناگہان یک پری کا گذر — وہان جس جگہ تہا وہ گل جلوہ گر

پری دیکھہ بس گل کے حسن و ادا ۔ ہوئی جان اور دل سے اوسپر فدا

بردن پری گل را در باغ طلسمات و برہم و درہم گشتن باغ و آہو شدن گل از سحر پر زدگر

اوٹھا گل کو اوسنے بدست ادا ۔ طلسمات کی باغ مین لا رکھا
کہا کام کو اب تو جاتی ہون مین ۔ مگر ایک پہر بہر مین آتی ہون مین
پچہوا کوئی گل تو اس باغ کا ۔ وگرنہ بہت سا تو پچہتا لگا
پری باغ مین گل کو بٹہلا یہان ۔ گئی آپ اودہر وہ سرو جہان
یہان ہجر سی گل جو گہبرا گیا ۔ ادہر اور اودہر غمسی پہرنی لگا
جو ایک گوشہ مین پہرتی پہرتی گیا ۔ یہہ دیکہا کہ ہی طاق مین گل دہرا
پری کا گیا منع کرنا وہ بہول ۔ لیک طاق پر سی اوٹہایا وہ پہول
گل باغ غمرنی جو وہ گل چہوا ۔ وہ سب باغ برہم و درہم ہوا
بنا تہا طلسمات کا سب وہ کار ۔ اوسی گل کے گویا تہی ساری بہار
نہین باغ وہ اور نہ ایوان رہا ۔ فقط ایک کف دست میدان رہا
یہہ گل فکر سی دلمین حیران تہا ۔ بس اوپر سی سنئی غضب اور اوٹہا
کہ بس سامنی آئی ایک پیرزن ۔ بہت اوسکو آتی تہی جادو کی فن
اسی دیکہہ جلدی سی نزدیک ہو ۔ گلی مین دیا باندہ رومال کو
گلی مین جو ہر وہ مال کل کے بندہا ۔ تو بیچارہ گل شکل آہو ہوا
جوان پر یہہ مشکل جو تازہ پڑی ۔ گئی بہول وحشت کی سب چوکڑی
اوٹہا کی ہرن اور رکہہ پشت پہ ۔ چلی جلد وہ وہانسی لی اپنی گہر

ملی ایک زن اور تنہا سی راہ — کہ جادو مین تھی اوسکو بھی دستگاہ

کہا پیرزن سی ہرن مجکو دی — اور اسکی عوض مین جو چاہی سو لی

کہا تو سنو یہہ نئی سیر ہے — ارے ہٹ نگوڑی تجھی خیر ہے

کہا لون مین تجھسی ہرن تو بھی — نہین دیکھہ تو کرتی ہون کیا ابھی

یہہ کہکی جھپٹ سی کچھہ اوسنی جادو کیا — روان آگ کا ایک شعلہ ہوا

تو اوس شہسری نی کیا سحر عیان — ہوا ایک پانی کا دریا روان

جو پانی سی وہ آگ بجھنی لگی — تو وہ شیر بنکر گرجنی لگی

دیا پھینک آہو کو کچھہ منہ زیر — ہوئی یہہ بھی جادو سی ایک دم مین شیر

لگی چلنی بس وہ اوٹھا تون کی چوٹ — زمین پر گرین دو نون لوٹ لوٹ

تو بیچارہ آہو نی فرصت سی پا — پھری چوکڑی بھر گیا وہ گیا

شب و روز کرتا تھا گشت پہا — بیابان بیابان اور دشت دشت

رسیدن گل بشکل آہو در باغ دلپسند پری معشوقہ پادشاہ جنات و باز انسان شدن گل بتوجہ پری مذکورہ

بیابانون مین پھرتا تھا یہہ ہرن — کہ ایک باغ آیا نظر ایک دن

صنوبر کا تھا دلمین بس ایک داغ — گیا جب تو یہہ پہاند دیوار باغ

وہان جا کی دیکھا عجب سی بہار — کہ باغ ارم اوسپہ کیجی نثار

چمن کی روش پر تجمل کمال — کھڑی دلکش و دلربا سب نہال

زمرد کی پتی اور سبزی کی ڈال — پھل و پھول یاقوت کی لال لال

لگی جہکی موتی کی پھرتا کہ بن — ثریا لگی جبکی ہی تاک مین

ن سے زمرد

زمرد کی پتون پہ ہیرے جڑے — کہ سبزی پہ جیسے ہوں شبنم پڑے

جواہر کی سب جا پہ نور گل کے زور — درختوں پہ بیٹھیں کرتی ہیں شور

ہر ایک شاخ پر بلبلیں نغمہ ریز — نسیم سحر ہر طرف عطر بیز

لبالب بھرا بیچ میں ایک حوض — وہ سب آب کوثر سی کہیے حوض

کٹہرا زمرد کا گرد ایک ڈال — عجب صنعتوں کا بنا اوس میں جال

بنا لعل و فیروزہ سے سر بسر — بچھا تخت یک صفحۂ حوض پر

اور اوس تخت پر یک پری دلربا — پڑی سوتی تھی خوش بناز و ادا

پڑا ہاتھ سینہ پر ایک ناز سے — کمر میں بھی بل ایک انداز سے

ابھار اسے سینہ میں رنگ صفا — وہ گورا شکم صاف مہتاب سا

جوانی کا جوبن بھری چھاتیاں — ہوئی عین خوبی سے اس لب عیاں

مہکتی تھی یوں سر بسر کی مو — کہ رس بہتی ہو جیسے دولہن میں بو

وہ دانت اوسکی موتی کی گویا لڑے — شب قدر لب پر مسی کی دہڑے

بلا جھب غضب حسن جہرہ کا رنگ — جوانی کی ہر عضو میں سے اومنگ

دہن غنچہ لب لالہ رخ یاسمن — بدن سب کھلا حسن کا تھا چمن

چمن میں کیا حسن کے ہی گذار — چھپائی ہیں انگیا میں گویا انار

کہہ حیران ہوا دیکھ وہ باغ گل — پری دیکھتے ہی گئی آنکھیں کھل

لگا کہنے یارب یہ کیا ہی ظہور — پری ہی فرشتہ ہے یا کوئی حور

کھڑا تھا یہہ گل دلمیں حیران سا — کہ اتنے میں اوٹھ بیٹھی وہ دلربا

اوٹھا ہاتھ کر حلقہ اور پیچ کر — لی انگڑائی تک آنکھ کو بند کر

یہہ تھی ہاتھون کی حلقہ مین رخ کی تاب | کہ ہالی مین ہو جسطرح ماہتاب
وہ اُمڈیسی آنکھین رسیلی نظر | کچھ ایک بال بکہریسی رخسار پر
خواصین اندہیرا اور اُودہر تمام | لگین جمع ہوکر نی جھک جھک سلام
کہڑا گل تھا آہو بنا بی خبر | پری سنے پڑہی آخر اسپر نظر
یہہ دیکہا کہ ہی ایک ہرن دلربا | کہڑا جو کڑہی سی ہی بہولا ہوا
پری نی کہا تب خواصون سی ہان | اسی جا کی جلدی پکڑ لاو یہان
خواصون نی جہپٹ داین باین سی آ | پکڑ ڈال چادر ہرن کو لیا
گلی مین زمرد کا پٹا لگا | لی آئین جہان بیٹھی تھی دلربا
لگا رونی آہو بہت زار زار | کہی تو کہ کرتا تہا موسی تی نثار
پری نی کہا تب کہ ہان سچ ذرا | گلی مین ہی رومال اسکی کسا
ذرا اسکو تم تو بہلا کہول دو | کہ آہو اسی سی تو روتا ہہو

انسان شدن گل از جامہ آہو و عرضہ دادن حال خود بحضور دلپذیری و رحم نمودنش

لپک آئی جلدی سی ایک دلربا | جدا جیب سی رومال کو کر لیا
یہہ رومال کہلتی ہی انسان ہوا | حمل مین سی جیون ماہ تابان ہوا
اس احوال کو دیکہہ کر یکبیک | پری سہمی گئی تہیل تو کچھ جہجک
لگی کہنی تو کون ہی ای جوان | یہہ احوال تیرا ہوا تہا کہان
کہا گل نی رو رو تب احوال سب | صنوبر کا عشق اور سفر کا غضب
یہہ سب ماجرا جب پری نی سنا | تب ایک رحم سا کہاکی اوپر کہا

صنوبر کا ملنا تو دشوار تھا
مگر تجھکو مجھہ پاس لایا خدا

کرون گی مین تدبیرین بی انتہا
مگر آگے قسمت تیری ہی بھلا

جنون مین ہے جو سب کا ایک بادشاہ
کہ رکھتا ہی عشق اوسکی دلمین بہی راہ

مجھی چاہتا ہی وہ از بس بجان
ہین مجبر یکو ہر شبکو جاتی ہون وہان

کہی تو تجھی بیچلون اپنی ساتھہ
مگر آگی ہی تیری قسمت کی ہاتھہ

یہہ سنتی ہی فرحت سی خوش ہو گیا
پری کی سے کئے بار صدقے گیا

کہا آپ دانا او ہشیار ہین
طرف سی میری آپ مختار ہین

آرایش نمودن دلپسند پری باراده رفتن به بزم فرخنده شاه

کیا محمل خور نی مغرب مین مبیل
ہوئی جلوه گر یہہ یہہ لیلای لیل

ستارون کی پشواز کر کی درست
سجی تن پہ بند ثریا نسی چست

کیا زیب سر تاج مہتاب کا
شفق سے سے لیا غازہ موہنہ پر لگا

پری نی تھا وہو کی بی اختیار
سجی نازنین تن پہ سولہ سنگار

مغرق وه پشواز ایک سر بسر
کہ سورج کی جسپر نہ ٹھہری نظر

جہلا جہل سوہی رنگ کی اوڑہنی
فرشتون نی تا نظر سی سینی

تہی اودہر اوڑہنی مین ہی یون رخ کی تاب
نمایان شفق مین ہو جون آفتاب

وہ شبنم کی انگیا جو اوہر نگاہ
جسی دیکہہ کر مست ہو دی بہار

وه جالی کی کرتی بصد آب و تاب
ہنی جیسی پروین ماہتاب

گلیدار پاجامہ ایک زرد رنگ
تن نازنین پر کہچا چست تنگ

پڑا اُگی کچھی کا شلوار بند
ثریا و پروین ہوئی اونمین بند

ستارونکا ماتھی پہ افشان جنا
لگا مِسّی و سرمہ او پان کھا

مسّی مین مسّی یون رنگ لب کا عیان
کہ ہو ابر مین جیسی بجلی نہان

جواہر کے زیور پہن جابجا
بنی جیسی دولہن سنئے دلربا

چڑہی تخت اوپر دیا کَل کو پہیر
فلک پر پہونچتی لگی کچھ نہ دیر

غرض ایک دم مین وہ طی کر کی راہ
وہان جا کی پہونچی جہان تہا وہ شاہ

رسیدن دلپسند پری در بزم فرخندہ شاہ و رقص نمودن باندازہای دلفریب

وہان بزم دلکش تہی آراستہ
مہیّا سب اسباب و پیراستہ

بچہا تخت ایک اوس پہ مسند لگی
جواہر کے گل بوٹون سی جگمگی

اور اوس پر تہا ایک نازنین جلوہ گر
دہری سر پہ یکتاج رشکِ قمر

بہت خوش طبیعت سلیمان نگاہ
کہ نام مبارک تہا فرخندہ شاہ

کہڑی باندہی صف جن وہان سربسر
اور آگی کہڑی ایک پریون کی صف

ہر ایک حسن و انداز سی بہرہ مند
صفائی مین سب مہر و مہ سی دوچند

وہان جا کی پہونچی جو یہ دلپسند
بنائی ہوئی زلف مشکین کمند

دیا بل کمر کو بنازِ تمام
کیا جا کی فرخندہ شہ کو سلام

نظر پہر اوسی دیکہ کرشہ نی جب
کہا کچھ اشارے ہی مین حسب طلب

کیا اوسنی جب غمزہ حسن و ادا
کہ انکار مین نکلا اِصرار سا

کہا شہ نی تب دلپسند آیہان
میری پاس تک بیٹھ آ میری جان

دوپٹہ سنبھال اور بدن کو چُرا
لڑی آنکھہ سی آنکھہ مستانہ وار
ملین جب کہ مستانہ باہم نگاہ
چلا یار کا دامن دل پہ ہاتھہ
اوٹھی اِتنی مین کہکی ہیہہ یا علی
ہوئی جا کھڑی سامنی ناز سی
ملا کر ہر ایک عضو کو ساز سی
لگی اسطرح کرنی جانانہ رقص
کیا اسطرح ناز خواہی سی بل
وہ طبلون کی تہاپ ونسی ویسی کمک
چڑہین سُر پہ ویسی ہی سارنگیان
شرارت دلی سی سبہو نکی بھڑک
وہ گردن ہلانا نزاکت کی ساتھہ
وہ دل مست اٹھکیلیون کی لپک
وہ ہر بار گردن ملانا غضب
فلک پر سی کرشمتری نی نگاہ
کہا شہ نی ہان اونکو بلوا ئیی
پری نی کسی کو اشارہ کیا
جھپٹ کر لیا ایک آن کی آن مین

گئی بیٹھہ جا کہا کی بل دلربا
دل وجان ہوئی سینہ مین بیقرار
کہا مردم چشم نی واہ واہ
وہ چتون کی خوبی اداؤنکی ساتھہ
اور پشواز کو مار ٹھوکر چلے
پڑی زہرہ غش کہا اوس انداز سے
لگی ناچنی کافر انداز سے
کری جیسی طاؤس مستانہ رقص
فرشتو نکا لہر سی لہرایا دل
وہ تالون پہ ہر سُر کی نکا دھمک
کہ تہین شمع دیپک کی مردنگیان
عیان صاف سینی سی دلکی دھڑک
وہ بجلی کی لب جہب وہ تورونکی ساتھہ
قیامت تہا آنا اور جانا جہجک
کبھی زیر لب مُسکرانا غضب
کہا واہ وا واہ وا واہ وا
مجھی اونکی صورت تو دکھلائی
بجا لا کی آداب دوڑا گیا
لی آیا وہ گُل کو پرستان مین

رسیدن گل با صنوبر پری در شہر یمن و شاد شدن پدر و مادرش

دیا تخت کو دہر اوسی باغ میں ۔ ہوا خشک تھا گل جو جس باغ میں
ہوئی دیکھ کی گل کو تازہ چمن ۔ ہوئی غنچے فرحت سی سب خندہ زن
پھری باغ کی بخت سوتی ہی جاگ ۔ عروس چمن کا پھرا پھر سہاگ
پڑی جو خواصوں کی گل پر نظر ۔ ہوئیں اٹھکی اوسکی لینے ادھر
کوئی تخت کو بوسے دینے لگے ۔ بلائیں کوئی آکی لینے لگے
نہا دھو چلی جلد خوشحال ہو ۔ چڑھانے علم کوئی درگاہ کو
لگی باجنے کوئی فرحت میں آ ۔ کسی نے لپک ماکو مژدہ دیا
ہوا بس دلوں سے وہ سب رنج دور ۔ تو ماں باپ کی آنکھوں میں آیا نور
ہوئی شادمان وہاں کی سب مرد و زن ۔ کہ تاباں ہوا پھر سہیل یمن
لگی ہونی پھر وصل کے بزم کل ۔ بجام طرب با صنوبر اور گل
لگا رہنے شہر یمن سب کا سب ۔ بعیش و بعشرت بناز و طرب
لکھوں اب دعا شہزادہ دین ۔ کہ سنکر جو آمین کہی روح الامین
الٰہی رہے جب تلک یہ جہان ۔ سلامت رہے شاہ کشورستان
برآوین سبھی شاہ کی مدعا ۔ طفیل علی یا مجیب الدعا

ع

تمام شد مثنوی گل شہزادہ و صنوبر پری بتاریخ پانزدہم شہر رجب سنہ ۱۲۹۱ ہجری
در مطبع مصطفائی واقع محلہ محمود نگر بیت السلطنت لکھنؤ باہتمام محمد مصطفی خان
ابن حاجی محمد روشن خان مرحوم بطبع رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در توحید جناب احدیت و تحمید بارگاہ صمدیت

ثنا ہی جہان آفرین ہی محال
زبان اسمین جنبش کری کیا مجال

اوسکی کمالات ہین سب عیان
کری کوئی حمد اوسکی سو کیا بیان

کہون کیا مین اوسکی صفات کمال
کہ ہی عقل کل یہان پریشان خیال

خرد کنہ مین اوسکی حیران ہی
گمان یہان پریشان پشیمان ہی

زمین و فلک سب ہین اوسکی ظہور
مہ و خور اوسی سی ہین لبریز نور

یہہ صنعت گری اوس ہی صانع سی آئے
کف خاک کو آدمی کر دکہائے

نہ آوی کسو کی جو ادراک مین
سو رکہہ جای وہ اس کف خاک مین

بری ہیگا تعطیل و تشبیہ سیے
منزّہ ہی وہ ذات تنزیہ سیے

وہ ہی حاصل مزرع آسمان
کئی اوسنی دانہ مین خرمن نہان

سفید و سیہ کو نہین اوسکی بار
اوسی سی زمانی کی لیل و نہار

سوا اوسکی نقصان ہی گر دیکھئے
اوسکی ہی صنعت جدہر دیکھئے

سر رشتہ خلق ہی اوسکی ہاتھہ
وہ شب بازان پتلیون کی ہی ساتھہ

سبہون مین نمود اوسکی ہی شان ہی
یہہ قالب مین ساری وہی جان ہی

گل و غنچہ و رنگ و بو و بہار — یہہ سب رنگ اللہ کی ہینگی یار
سما ارض و خورشید یا ماہ ہے — جدہر دیکھو اللہ ہی اللہ ہے
اگرچہ یہاں طرحیں سبکی جدا — پہ سب طرحیں میں ایک نام خدا
نظر کر کی تک دیکھہ ہر جا ہی وہ — نہاں و عیاں سب میں پیدا ہی وہ
بہر صورت آئینہ ہیگا جہان — اوسیکی یہہ سب عکس پڑتی ہیں یہان
ملک جن و حیوان جماد و نبات — جو اوس میں ہیں توصیف ہیگا ثبات
عدم اور وجود اوس سہی دونوں شاد — وہی ہیگا مبدا وہی ہی معاد

در نعت سید المرسلین خاتم النبیین ص

مجہی ساقی دی کوئی جام عقیق — و لیکن لبا لب ہو جسمیں رحیق
رکہی آپ میں جسکی آمد مجہی — کہ در پیش ہی نعت احمد مجہی
ثنا جان پاک محمد کے تئیں — درود و تحیات احمد کی تئیں
رسول خدا اور شہ انبیا — زہی حشمت و جاہ صل علی
دیا مجلس کبریا کا ہے وہ — شرف طبقۂ انبیا کا ہی وہ
سب اس صفحہ میں ہی ظہور خدا — پر اوس سے ہی عبارت ہی نور خدا
جہان وہ ہی وہان جبرئیل امین — اوڑہی حشر تک تو پہنچتا نہیں
کری اوسکی قربت کوئی کیا بیان — کہ تہا قاب قوسین او ادنی مکان
میرا زیر پا اوسکی فرق نیاز — کیا جسکی خلقت پہ صانع نی ناز
نہیں پاشکستوں کا کوئی دستگیر — محمد ہیں اور آل ہیں اوسکی میر
مجہی چشم رحمت کی اک اونسی ہے — توقع شفاعت کی اک اونسی ہے

اور ہین چار یار اوسکی جو دین کی ہم ‎ — ‎ کہون اونکی حق مین مین جو کچھہ سو کم
اونہون ہین نی یہہ دین مروج کیا ‎ — ‎ حقیقت مین وہ دین کی ہین دیا
حدیثین بہت اونکی ہین شان مین ‎ — ‎ خدا نی بہی فرمایا قرآن مین
کہ راضی ہون مین اونسی ای پیغمبر ‎ — ‎ تو بغض انسی تی اپنی دلمین نہ دہر
درود آل پر اوسکی ہو صبح و شام ‎ — ‎ وہ ہی شافع حشر خیر الانام

مناجات بطور عاشقان زار در بلای جدائی گرفتار

پلا ساقیا بادۂ لعل گون ‎ — ‎ کہ ہو جائین سرخ انکھین مانند خون
ہی اب حرف ستانہ کا دلمین جوش ‎ — ‎ کر آویزہ گوش گر کچھہ ہی ہوش
میرا زخم یارب نمایان رہی ‎ — ‎ پس از مرگ صد سال خندان رہی
رہی دشمنی جیب سی چاک کو ‎ — ‎ صبا دوست رکھی میری خاک کو
مژہ اشک خونین سی سازش کری ‎ — ‎ غم دل بہی مجہپر نوازش کری
جگر سی طپیدن موافق رہے ‎ — ‎ میرا درد دل مجہپر عاشق رہے
ہو نالہ ہو شبگیر کا روشناس ‎ — ‎ وہ آنسو بہر ہی رہی میری پاس
مژہ گرم اشکو نسی نمناک ہو ‎ — ‎ کہ سیلاب آتش یہہ خاشاک ہو
کری نیزہ بازی یہہ آہ سحر ‎ — ‎ کہ خورشید کی ٹوٹ جاوی سپر
خموشی سی مجکو رہے گفتگو ‎ — ‎ اوڑی پر لگا کر میرا رنگ رو
نہ مرہم سی افسردہ ہو داغ دل ‎ — ‎ شگفتہ رہی یہہ گل باغ دل
سدا چشم حسرت مین نیست رہی ‎ — ‎ کبہی دیکہہ رہنی کی فرصت رہی
اگر ضعف تک کسب طاقت کری ‎ — ‎ میری ناتوانی قیامت کری

میری بیکسی ناز بردار ہو — ہر دن مین تو مرنی کو طیار ہو

بیابان مین آشفتہ حالی کرون — کبھین تو دل پر کو خالی کرون

کرین دو نو عالم ملامت مجھی — ڈبو دیوین اشک ندامت مجھی

میرا ہاتھ ہو چاک کا دستیار — کہ تا جیب و دامان ہو قرب و جوار

بھٹکنی سی مجکو نہو وار ہے — بھلا وی خضر کو میسر ی گمرہے

جو ہو گرم رہ پانسے پر آبلہ — تو ہو جای سرد آتش قافلہ

در تعریف ساقی ستم بنیاد و عشق خانمان برباد

ارے ساقی ای غیرت آفتاب — کہان تک پیون خون دل کی شراب

کبھو جام می سی بھی وا دید ہو — محرم ہمارا کبھی عید ہو

زہی عشق نیرنگ سازی تیری — کہ ہی کھیلنا جی پہ بازی تیری

تجھی سی ہی آب رخ رنگ زرد — تجھی سی میری دلمین اوٹھتا ہی درد

تجھی ربط کفار و دیندار سی — تجھی رشتہ تسبیح و زنار سی

تجھی سی ہے بلبل کو نوحہ گری — تجھی پر ہی قمری بھی خاکستری

تیرا جذب دریا کو بہنی نہ دی — تیرا شور صحرا کو بسنی نہ دی

تجھی سی دل شاد غمناک ہے — تجھی سے میرا سینہ صد چاک ہی

تجھی پر بنا جوان ہو شہید — تجھی سے نہ برآئی میری امید

تجھی سی تھا مجنون بھی صحرا نورد — تجھی سی تھا فرہاد کوہ کن فرد

تجھی سی کھلی شمع ہی خستگی — تجھی سی ہی وابستہ دلبستگی

تجھی سی دل عاشقان ہی کباب — تجھی سی ہی پروانہ آتش شتاب

تجھی سی تھا احوال مجنون کا بد ۔ غرض نیکیان ہین تیری لاتعد
تیرا کام دینا ہی بدنامیان ۔ تیرا ریجھہ دیکھی ہی ناکامیان
تجھی سی ہراسیمہ ہین یار لوگ ۔ تیری تیغ سی قیمہ ہین یار لوگ
تجھی مین ہین یہہ کارپردازیان ۔ تجھی پر ہین موقوف جانبازیان
مجھی اوسکی چھپنی کا سودا رہا ۔ ولیکن تیرا راز رسوا رہا
لہو اپنا عاشق پیا ہی کیئے ۔ تیری جام پر جی دیا ہی کیئے
تیرا ہی نمک خوار ہی زخم دل ۔ کہ مرہم سی بیزار ہی زخم دل
تجھی تک ہی مژگان سی یہہ ربط اشک ۔ کہ مشکل ہوا ہی مجھی ضبط اشک
کدہر ہی تو اہی ساقی لالہ فام ۔ نہ لغزش ہی تجھہ بن نہ ہیگا کلام
کہان تک کوئی خون دل کو پئی ۔ کوئی کیونکر اس طرح ظالم جئی

ماجرای عشق زبانی درویش دلریش کہ آن در سفر آمدہ بود

کسو معتبر سی روایت سنی ۔ کہ درویش سی یہہ حکایت سنی
کہ ایک ملک مین مین قضارا گیا ۔ جوان ایک وہان مفت مارا گیا
وہ جس طرح مارا گیا اب کہون ۔ تعجب مین اوسکی ہین کب تک رہون
سن اب آ جو کچھہ اوسکی سچ پر ہوا ۔ مصیبت زدہ بن اجل ہی موا
چلا تھا سیاحت کی مین ایک روز ۔ مجھی جسکی شرمندگی ہی ہنوز
نظر جا پڑی جو میری ایک سو ۔ سر راہ بیٹھا تھا ایک خوبرو
فقیرون کی سی جو تھی ایک اوسکی پاس ۔ گلی مین نہایت مکلف لباس
تھا ایک اوسکی سر پر جو ہنگامہ جمع ۔ پتنگی اکھٹی ہون جون گرد شمع

لقب اوسکا دیوانۂ عشق تھا | کہ شہرت مین افسانۂ عشق تھا

جوانی کی گلشن کا وہ تازہ گل | کرے جسکی خاک قدم غازہ گل

اوسی کی سی بقدر و رنگ سب کہین | سدا اوسکا منہہ دیکھتی ہی رہین

وہ ایک دودمان کا تھا روشن چراغ | جلاتی تھی ساری اوسپر دماغ

ولی اوسکی دل مین ایک آتش نہان | کہ دیتی جلا اوسی سارا جہان

سب آرام جاہین اوسی اضطرار | سراپا ہے ایک ایک دل بیقرار

نہ کچھ ہوش گھر جانی کا اوسکو تھا | تشتت نہ مرجانی کا اوسکو تھا

نہ طاقت تھی تن مین نہ کچھ جی کو تاب | نہ دل پاس اپنی صبر و آرام و خواب

مرے دل قیمہ قیمہ لیئے | یہہ کہتا تھا مرجایئے بس جیئے

سن اوس تو گل عشق کی بیکلی | رہا کرتی ماتم سرا وہ گلی

دل و صبر و ہوش و خرد او رحواس | رہین اوسکی وحشت سی سارے اوداس

نہ ناموس کا ننگ نی نام کا | میرا دوست دشمن تھا آرام کا

شب و روز فریاد کرنا اوسیے | کئی بار ایکدم مین مرنا اوسیے

تماشی کا دیوانہ پیدا ہوا | زمانی کو جنہہ سی تماشا ہوا

جو خم ملی طپش تو شتابی کری | تسلی دل اپنی خرابی کرے

کرے طرح سی داغون سی وہ باغ کو | روانی اسی سی زرہ داغ کو

کرے چشم گریہ سی داغونسی دور | تو نزدیک ہی رو دو خون کا ظہور

سحر سرخ آنسو وہم رویا کرے | رخ زرد کو اپنی دھویا کرے

دل غمزدہ سی محبت اوسیے | قیامت خوشی سی عداوت اوسیے

وہ شیدا ہوں سے بہت کم فراغ ۔ کہاں صبر کرنے کا اوسکو دماغ
بدن گرد آلودہ بھن بھن کرے ۔ لباس اپنا عریانی تن کرے
کرے جیب تک وہ گریبان درے ۔ تو دامن کی تب تک کرے لبرے
فراغ اوسکو ہو جیب جاکی بھی جب ۔ خدا حافظ حال دامن ہو تب
اوٹھی اسکی جی پر فغان کس قدر ۔ رہی برچھیان سیحتی آہ سحر
وہ ہر چند ہر صبح کو ہو ملول ۔ ولیکن دعا اوسکی کیا ہو قبول
نہ اشکو کو اوسکی تھی اپر نظر ۔ نہ آہ سحر مین تھا اسکے اثر
کبھی رنگ رو کیون ہوا زرد ہی ۔ رکھی ہاتھ دل پر کہ کچھ درد ہے
کرے اپنی مژگان تر پر وہ ناز ۔ کرے اپنے زخم جگر سی وہ ساز
وہ کاشانہ دی نقش بتا کی تئین ۔ کرے تعزیت خانہ دنیا کی تئین
سنے نہ کسو کی نہ اپنی کہے ۔ بیان اوسکا کچھ گو مگو ہی رہے

رفتن درویش پیش آنجوان رفتہ از خویش و دلدہی کردنش بشان از نو

کی آسانی گر با وہ شوق ہے ۔ سیہ مستی کا ہمکو بھی ذوق ہے
کھلا چاہتا ہی یہہ گلزار عشق ۔ کہ پردہ مین کب تک بجی ساز عشق
یہہ قصہ جہان مین فسانہ ہوا ۔ مجھی بھی سخن کا بہانہ ہوا
ہی لگا وہ شمع مجلس فروز ۔ گئی بتین سر پا اٹھا یہہ سینہ سوز
کہ جسکا یہہ مضمون تھا داستان ۔ جلی جاتی تقریر کرتی زبان
تیری آتش عشق سرکش ہی مہان ۔ جگر کیون نہ جل جاتی آتش ہی یہان
نظر آگئین جابر تا ہی یہہ بجی ۔ کہ آنکھون مین اب آرہا ہی یہہ بجی

زن و مرد کی ہون زبانی سی تنگ — ہوا ہون میں ساری قبیلہ کا ننگ
سدا خون دل مین طپیدہ ہون مین — کہ آہ لب نا رسیدہ ہون مین
تیری دوری مین پہنچی ہی ای حبیب — وداع دم واپسین ہی قریب
جگر تو ہوا پانی بہا غم کی بیچ — یہہ دم ہی ہوا ہی کوئی دم کی بیچ
دیا دل تو نہین جاتا مینی تجہی — نہ جاتا نہ پہنچا نا سینی مجہی
نہ سمجھا یہہ ہی ای میری سر خاک — کس امید پر مین ہوا ہون ہلاک
تو جب سی درا و پہ نظر آ گئی — رہین آفتین میری سر پر آ گئی
نہ نامہ نہ پیغام نی رسم و راہ — یون ہی ہو گی جاتی ہی حالت تباہ
دل و دیدہ سب مدعی ہو گئی — تماشائی مجہہ پر بہت رو گئی
کئی بار جان لب پہ آ پہر گئی — کہان ہی تو ای گل ہوا پہر گئی
یہہ حیران ہون صبر آتا نہین — تصور تیرا جی سی جاتا نہین
خراشش جگر سی ہی چہاتی مین درد — کہ جس سی ہوا جاتا ہی رنگ زرد
رہا کرتی ہی داد بیداد یہان — دل شب سی گندی ہی فریاد یہان
سر رہ پہ آ دیکہہ یہہ خستہ حال — کہ ہی نقش پا کی طرح پایمال
تیری درد غم مین مین جون کیمیا — سنا ہی کیا نام مہر و وفا
نہ آیا نظر مجہی [illegible] ولیک — نہ اتنا کہ جاتا ہی جیسی ایک
تیری غم مین ای آفت روزگار — ہزارون بلائین ہین یہان رو بکار
کہان ہی تو محمل نشین صبا — سر راہ نالان ہون مثل درا
کہہ اس طرح سی حال دلکا تمام — خموشی کی تیغون سی ہوا یا کام

مطلع شدن درویش بر حال جوان و دلسوزی نمودن و دریافتن نشان مکان معشوق از زبان آن خستہ جان

کہان ہی تو اَی ساقی گلعذار
کہ دی مجھکو جام ِ می خوشگوار

کہون قصۂ عشق بی کیف و کم
قلم بیخودانہ کری کچھ رقم

مجھی آہ اک اوسکی دلکی لگی
کہی تو کہ سینہ مین برچھی لگی

گیا زہرہ تاب دل آب ہو
کہا آگے جا کر مین بی تاب ہو

کہ اَی ناز پروردِ مہر و وفا
کوئی اپنے جی پر کری ہی جفا

مثل ہی کہ جی ہی تو ہیگا جہان
وگرنہ موی پر تو کیا میری جان

تلف یون نہین جان کرتا کوئی
نہین اس سلیقی سی مرتا کوئی

ترِ دل ہو معلوم تا بول ٹک
تو مژگان خونبستہ کو کہول ٹک

سخن حیرت آلودہ کہنی پہ آ
کچھ اک دلکی باتین زبان پر بہی لا

تو مُہرِ خموشی کو اب دور کر
سخن خون آلودہ مذکور کر

وگرنہ تو رگ رگ کی مر جائیگا
یہی عشق کام اپنا کر جائیگا

تو ہی صرصرِ غم سی آتش بجان
دیا سا نہ بجھ جا ہوا ای جوان

تو ای شمعِ خاموش زبان ٹک ہلا
کہ اس مجلس افروز سی تو جلا

تو کس آتشِ تند پر ہی سپند
تیرا دود دل کیون ہوا ہی بلند

جلائی ہی آتش تیری میری تئین
کیا داغ کس شعلہ نی تیری تئین

تیری سوز دل نی جلایا مجھی
تیری دلکی آتش یہ کیونکر بجھی

تیری داغ آتشکدہ کیون نہون
یہ یہہ کچھ ہو سکے چھپا سا ہی کیون

گھٹاتی ہین تجکو صبح و شام — نہ کاہیدہ ہو جاتا ماہ تمام
تیرا درد پنہان ہی گو آشکار — پہ مجھسی بیان کر کہ ہون رازدار
کہین دل لگا ہو تو یہہ مجھسی کہہ — کہون اوس سی جا کر غمین تو نہ رہ
جہان تو مجھی بھیجی وہان جاؤن مین — کہی کام جو تو بجا لاؤن مین
جو حور بہشتی ہی ہو تیرے یار — کرون مین ملک کی طرح وہان گذار
خدا جانی کیا جی مین بات آگئی — کہ دلجوئی میری اوسی بہا گئی
یہہ سنکر جوان فرو رفتہ نی — جگر سوختہ اور دل تفتہ نی
کیا سوز دل کو لبون پر نمود — زبان تاب کہانی لگی مثل دود
سخن ہونی لاسکی نمودار کچھہ — لگا کرنی پیچیدہ گفتار کچھہ
کہ جس سے یہہ معنی ہوئی مستفاد — کہ ای غمگسار دل نامراد
جو دلجوئی میری ہی مد نظر — تو یہان ایک محلہ ہی تک قصد کر
نہین اوسکو درکار کچھہ جستجو — سرا ایک ترسا کی ہی قبلہ رو
زبان سی میری دریہ یہہ جا کی کہہ — کہ احوال سی میری غافل نہ رہ
تیری واسطی خوب رسوا ہوا — میری سر پہ ہنگامہ برپا ہوا
تن اب شکیبائی مطلق نہین — اور اب تاب تنہائی مطلق نہین
ہی حبیب تلک مین ہی تاب و توان — اوٹھایا تحمل کا بار گران

رفتن درویش بخانہ ترسا و مشاہدہ کردن جمال معشوق آن شیدا

دہی ساقی شتابی مجھی اک جام عشق — کہ لکھنی لگا ہون مین پیغام عشق
ہوا آخرب دل کا سب خون ناب — پیون کب تلک ایک گلابی شراب

کہی سی جو انکی غرض قصد کر / گیا بندہ ثریا کی دروازہ پر
سن آواز دستک کی اک شاب حور / مہ چاردہ سی نپٹ باشعور
وہ چار آنکھیں سی ہوئی ایکبار / گیا چھلکے دیکھی سی صبر و قرار
ہوئی دیکھی سی جب حقیقت عیان / کہاں کہ آخر بشر تہا جوان
بشر کیا ہی دیکھ ایسی آفت کی تئین / فرشتہ بہی رو بیٹھی عصمت کے تئین
کہا مینی پیغام جو آیا ہون / یہ خوبی سی اوسکی کرون کیا سخن

بیان سراپای آن دختر ترسا

مژہ باعث عاشق سے ہے برگشتگی / نگہ ایک عالم کی سرگشتگی
قد و قامت اوسکا کرون کیا بیان / قیامت کا ٹکڑا ہوا تہا عیان
وہ جسطرف کو اچپلی آوتی / قیامت جلو مین چلی آوتی
ہین سودائی اوس زلف باریک کا / ہر ایک موسب ریخ تاریک کا
شکن اوسکی کاکل کا دام بلا / ہر ایک حلقہ زلف کا دام بلا
بہونکی کمانون سی لگ زلف تار / اولٹتی تہی اوڑ اوڑکے جون تیر مار
ہلین اوسکی ابرو حد سر کر کی ناز / کرین اوس طرف ایک عالم نماز
کمان اوسکی ابرو کا عاشق کہین / خدنگ اوسکی مژگان کی سب دلنشین
نہ آنکھون کی مستی کی اوسکو خبر / خرابی یہ عاشق کی مد نظر
نگہدار ہی سرخی چشم کی / طرفدار تہم ہی نئی خشم کی
شہید اوسکی چشمک کی لخت لخت کان / ہدف مین نگاہونکی دل بستگان
مژہ موجب قتل جمع کثیر / غرض سب ہی تہی ایک ترکش کی تیر

پہ چہپین اوسکی غمزہ مین کتنی سنان
نمایان ہوئی سب پہ مرگ جہان

جبین کہول دی اوس پہ یزدانی
کہ چین مانی خوبان نوشادنی

روان اوس شب افروز سی اشک شمع
یہین سی ہی روشن کہ تہی شکل شمع

ہری منفعل رنگ رخسار سی
خجل کبک انداز رفتار سی

سوا اوسکی بابون کی سب باتین ہین
جسی سنکی مُردی بہی جی جاتی ہین

لب سرخ اوسکی وہ گلبرگ تر
چہپین جسمین دندان کی سلک گہر

دہن غنچۂ ناشگفتہ سی کم
سخن پہر وراہ تنگ عدم

تبسم تک ایک گروہ دلکش کری
تو گلشن مین گل صد چمن غش کری

نہ دیکہا کسی نی تن اوسکا صاف
نظر کرنہ ٹہیری تو رکہیی معاف

کمر اوسکی ممکن نہین ہاتہہ آئی
مگر صاحب دست غیب اوسکو پائی

کیا اوسنی پامال کتنون کا خون
حنا اوسکی ہاتہون مین کشتون کا خون

نہ رنگ صفائی فقط تن تہا
کہ مینا کا خون اوسکی گردن پہ تہا

ادا اوسکی عاشق کی جی سی بلا
نہ سیری تمہاری سبہی کی بلا

اگرچہ جلوہ گر سو وہ محشر خرام
نہ معلوم ہی پہر جہان کا قیام

خرامان خرامان جدہر آگئی
قیامت ہی گویا اودہر آگئی

اوسی لطف نقش پا سی ناز سی
وہ ہووی سرافراز انداز سی

نہ ہووی وہ دن جب ہین ہووی نقاب
چلا جای پردی ہی مین آفتاب

ہوئی پر طرح اس سی جفا کاریان
نکالین ہین اوسنی دل آزاریان

نہ ترحم کو پاون تلی وہ ملی
ستم اوسکی کوچہ سی بچ کر چلی

جو آمد ہوا اوسکی نصیب چمن کری برگ گل عندلیب چمن
گلی اوسکی سی خلد کو تھا شرف بہشت اک کنہکار سا ایک طرف
زمین اوسکی ایک دشت گلزار تہی نسیم چمن وہان گرفتار رہتی
گلی اوسکی وہ قتل گاہ عجیب شہادت جہان خضر کو ہو نصیب
وہی جای باش دل عاشقان اوسی پر معاش دل عاشقان
صبا کر اوڑا دی اک اک وہانکی خاک تو نکلین زمین سی دل چاک چاک
کئی نالہ کش وہان کہی نعرہ زن لئی خون گرفتہ کہی بے کفن
کئی بیوطن وہان بسفر کر گئے سسکتی ہین کتنی کئی مر گئے
ہر ایک جان ہر شخص ناکام تہے ہوا دار اوسکی لب بام تہے

بر باعی طبع جواب دادن آن طناز واز زبان درویش شنیدہ جان دادن عاشق جانباز

پہرین سا فیا گرد ہر دم تیری گلابی ہی منہ کو لگا دی میری
تجہی مست آب سیہ دیکہ کر چلون خامہ سان میری مطلب جدہر
سنا وہ جگر سوز پیغام جب رکہی آشنا حرف سی لعل لب
پڑہی ایک رباعی نکراعتنا کہ مضمون جسکا یہہ موزون ہوا
کہ ہجران مین جو بیقراری کری سر راہ فریاد و زاری کری
محبت کی رہ مین یہہ پہلا ہی گام کہ سر سی گذر جانی تب شاد کام
نہین شرط الفت مین جین جین اگر بیٹہ جاتی دم واپسین
جو ہوتا ہی پڑتا ہو جون آبلہ وہ ہی غم مین واماندہ قافلہ
نہ سونی دی نالون سی ہمسایہ کو ہلی مرک ایسی فرومایہ کو

[illegible]

نہ جو ہجر کا ہو سکی پایمال — تو بہتر ہی ہوتا ہی اوسکا وصال

گیا مین جواب اوس سی لیکر اودہر — سر رہ تہا پامال غم وہ جدہر

حقیقت بیان کی مین اوس جا بی کی — جوان نے یہہ سنتی ہی اک ہای کی

گئی تہا اوس ہای کی اوسکی جان — گرا خاک پر ہوکی بیدم جوان

گئی تہا مگر رہ سفر کر گیا — کہ ایک بات کی بات مین مر گیا

نہوئی دیر اوس سی جان سی ہو گئی — مجہی بات کی کہتی لاگی ہی دیر

میری بات سنتی مین خون بلبل ہوا — دیا سا وہ جلتا جو تہا گل ہوا

مین یہہ واقعہ دیکہہ کہبرا گیا — کہ کیون یہہ گل تازہ مرجہا گیا

نہ سوجہا مجہی اور کچہہ اس سوا — کہ کرتی بیان طرف ثانی سی جا

ملامت کرون اوسکو مین ایکبہان — کہ ای بی حقیقت گئی اوسکی جان

تیری نازبیجا کا تو کیا گیا — پر ایک بیکنہ مفت مارا گیا

رہی گہر مین خوبی پہ تجہکو نظر — سر رہ گیا ایک جی سی گذر

ہی ایک مشت خاک اوسکی ذلت کا باب — تیری آستان بن ہی مٹی خراب

یہہ تہیرا مین اودہر روانہ ہوا — ادہر مرنا اوسکا فسانہ ہوا

وفات معشوق وفاکیش از استماع جان دادن عاشق دلریش

دی ای ساقی ماہوش ایک جام — گیا کاستن ہی مین ماہ تمام

کہان ہی وہ خون جو کہ ترسی مئی — کہ پی کر فغان کیجی مثل نئی

غرض جوہون کر قطع مین راہ کی — گیا وہان جہان منزل ماہ تہی

کی آواز دستک کی بار دگر — ہوئی گہر مین القصہ میری خبر

نکل آئی در او پر ایک پیرزن لگی کرنی عشق جوان سی سخن

کہ کیون دوسری بار آیا ہی تو ستمگر اور لایا ہی تو

کوئی رنگ لایا تھا پیام جوان جو پھر تو شتابی سی آیا یہان

بیان کر جو تجھکو ہو کہنا شتاب کہ ہی منتظر غیرت آفتاب

کہا سنی ای پیرزن کیا کہون عزادار اوس نوجوان کا مین ہون

پیام اوسکا لایا تھا مین اسلئی کہ وہ بی اجل مرتا ہی تک جیسی

سو وہانسی گیا مین لی ایسا جواب کہ جسمین نکلتا تہا ناز و عتاب

نہ تھی تاب حرف درشت اوسکی تئین کیا غمنی تہا نیم کشتہ اوسکی تئین

نہ مشغول وہ یونہین زاری سی تہا وہ بیتاب بی اختیاری سی تہا

نہ سمجھی پہر شک پری اوسکے تئین دکہائی دی عشوہ گری اوسکے تئین

چڑہا اپنی تیوری اک انداز سی کہا جہسی اغماض اور ناز سی

کہ جب کو نہو تاب لانیکی تاب ہی اوسکا شتابی سی مرنا صواب

ہوا سامنی اوسکے مین حرف زن یہہ اوسکی زبان سی کہا مین سخن

جوان سنتی ہی کر کی ایدہر نگاہ سرِ رہ کیا جان سی پہر کر آہ

وہی یاں حرا کہنی آیا تھا یہان خبر اوسکی مرنی کی لایا تہا یہان

کہہ اوسکو کہ ای کشتہ غمکی جان گیا آخر الامر جی سی جوان

یہہ کہہ وہ قدم وہانسی تہا مین چلا کہ ایک شور کانون مین میرے پڑا

گذرنی لگی دلسی آواز آہ لگا ہونی آنکھون مین عالم سیاہ

صدا ایک نوحہ کی آنی لگی کہ یعنی وہ دختہ تہکانی لگی

محبت نی کام اپنا پورا کیا — کہ اون دونو لعلون کو جورا کیا

مین عشق کے بیچ نادم ہوا — کہ میری سبب دونو ناجی گیا

بیان قدری از راز و نیاز عشق و اختتام مثنوی مسمیٰ بہ اعجاز عشق

یہہ تھی رونی کے جا ہی ساقی سنا — کہ بدلی گزک کی ہی یہان دل بہنا

ذرا دارو دی سایۂ تاک مین — برنگ گل اب لوٹئی خاک مین

عجب یہہ نہین خامہ کہا پیچ و تاب — کہ ہی مہر یہہ عشق خانہ خراب

سنا ہی کہ فرہاد بیکس ہوا — اور اس عشق نی شیرین سی کیا کیا

عزا کا ہی مجنون کی نوحہ پڑا — سیہ خیمہ لیلی کا ہی ہی کہڑا

گئی آہ نلکی فلک سی ادہر — دمن ہوئی بگولہ زمین کی ادہر

بہت عشق کی آگ مین جل گئے — بہت اوہی جاتی ہین شعلی نئے

گئی جل کی کتنی پتنگون کی جان — ہی معلوم اک دود دل ہی نشان

بہنور کی بہی جی پہ پڑی کل بلے — کنول کے کہلی آنکھہ بہر مند گئے

گئی نالی بلبل سی ہین یادگار — خزان اس چمن مین ہی گل کی بہار

کہین ساقی دی اب گل رنگ — کشادہ ہی کر اس دل تنگ کو

گلی لگ کے سینا کی تنگ روہی
فسانہ ہی آخر ہی اب سوئی

بعونہ تعالیٰ تمام شد مثنوی اعجاز عشق از تصنیفات میر تقی مرحوم بتاریخ پنجم شعبان ہجری باہتمام محمد مصطفی خان ولد حاجی محمد روشن خان غفر اللہ ذنوبہما در مطبع مصطفائی واقع بیت السلطنت لکہنو محلہ محمود نگر زیر اکبری دروازہ حلیۂ طبع پوشید